وائطُ الجمہورُ

ڈاکٹر محمد اقبال کی شاعری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

ڈاکٹر محمد اقبال کی شاعری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ڈاکٹر محمد اقبال کی شاعری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

کلامِ اقبال کی اہمیت

برادرانِ اسلام! شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمہ اللہ برِصغیر کے ایک عظیم اور ہمہ جہت شاعر تھے، انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے برِصغیر کے مسلمانوں میں جوش، وَلوَلہ اور بیداری کی جوت جگائی، انہیں خود آگاہی بخشی، ان کے دل ودماغ میں امید کے چراغ روشن کیے، ان میں رنگ، نسل اور جغرافیائی حُدود سے بالاتر ہو کر سوچنے کی اسلامی فکر پیدا کی، اور قرآنی تعلیمات، عشقِ مصطفیٰ، تصوُّف، حکمت اور فلسفۂ خودی کو شعری قالِب میں ڈھال کر، ساری دنیا تک دینِ اسلام کا پیغام پہنچایا!۔

مشرق ہو یا مغرب، وہ جہاں بھی گئے، ہمیشہ دینِ اسلام کا پرچار کیا، اس دین کی آفاقیت وعالمگیریت کا اظہار کیا، شاعرِ مشرق کی شاعری میں اُن کا تصوُّرِ عشق،

تصوُرِ خودی اور دینِ اسلام سے رغبت، انھیں اپنے دیگر ہم عصروں سے ممتاز کرتی ہے، انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے خوابیدہ قوم کو نہ صرف بیدار کیا، بلکہ اُمتِ مسلمہ کے نوجوان شاہینوں کو اُن کی صلاحیتوں سے آگاہ کرتے ہوئے، اس بات پر بھی زور دیا کہ وہ حصولِ علم، اور تحقیق و جستجو کے میدان میں کسی سے پیچھے نہ رہیں، بلکہ اپنی قوم کا ایک مفید فرد بن کر مُعاشرے کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے کام کریں۔

کلامِ اقبال میں قرآنی تمثیلات

عزیزانِ محترم! شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اس بات پر پختہ یقین تھا، کہ دنیوی کامیابی اور سربلندی کا راز قرآنی تعلیمات کو اپنانے، اور اس پر عمل کرنے میں ہے، وہ اس بات سے خوب آگاہ تھے کہ قرآنِ مجید ہی وہ کتابِ ہدایت ہے، جس سے گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتی انسانیت کو راہِ ہدایت کا نور میسر آسکتا ہے، انہیں قرآن مجید سے عشق کی حد تک قلبی لگاؤ تھا، ان کی سوچ و بچار اور فکر کا مَحور و مَبدا قرآنِ پاک تھا۔

کلامِ اقبال کے بیشتر حصے کی فکری اَساس قرآنِ پاک سے ہے، یہی وجہ ہے کہ شاعرِ مشرق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اَشعار میں جابجا قرآنی تمثیلات (مثالوں) یا آیاتِ مبارکہ کے مفہوم کو ذکر فرمایا ہے۔

ہمارے اَسلاف نے قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر، شان و عظمت پائی اور کامل مؤمن بن کر سرخرو ہوئے، جبکہ آج ہماری ذِلّت و رُسوائی کی بنیادی وجہ قرآنی تعلیمات سے رُوگردانی ہے۔ ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس اَمر کو نظم کی صورت میں یوں بیان فرمایا: ع

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہوکر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر![1]

اس شعر کا پہلا مصرعہ آیتِ مبارکہ: ﴿وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾[2] کا مفہومی ترجمہ ہے کہ "اگر تم مؤمن ہو تو تم ہی سربلند رہو گے!"۔

برائیوں سے بچنے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ع

میرے اللہ بُرائی سے بچانا مجھ کو نیک جو راہ ہو اُس رہ پہ چلانا مجھ کو![3]

اس شعر کا پہلا مصرعہ آیتِ مبارکہ: ﴿وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا﴾[4] کا ترجمہ ہے کہ "(ہمارے رب!) ہم سے برائیاں دُور فرما"، جبکہ دوسرا مصرعہ آیاتِ طیّبات: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾[5] ...الآية کا مفہومی ترجمہ ہے کہ "ہمیں سیدھا راستہ چلا، ان کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا"۔

---

(۱) "جوابِ شکوہ" ص۱۷۔

(٢) پ ٤، آل عمران: ١٣٩.

(۳) "کلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، بچے کی دعا، حصہ اوّل، ص۶۲۔

(٤) پ ٤، آل عمران: ١٩٣.

(٥) الفاتحة: ٦، ٧.

خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے جب ابو البشر حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تخلیق فرمایا، تو تمام فرشتوں اور ابلیس کو حکم دیا، کہ حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کریں، تمام فرشتوں نے حکمِ الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے سجدہ کیا، لیکن ابلیسِ لعین نے غرور وتکبّر میں مبتلا ہو کر حکم عدولی کی، اور سجدے سے انکار کر کے ہمیشہ کے لیے لعین ومردود ٹھہرا۔ ڈاکٹر محمد اقبال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ع

اسے صبحِ اَزَل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر

مجھے معلوم کیا وہ راز داں تیرا ہے یا میرا![1]

ڈاکٹر اقبال کا یہ شعر درج ذیل آیاتِ مبارکہ کا خلاصہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝۳۰ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ﴾[2] "تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے سوائے ابلیس کے، اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ مانا!"۔

میرے محترم بھائیو! خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کے لیے پانی کے بارہ ۱۲ چشمے جاری فرمائے، ڈاکٹر محمد اقبال نے اپنے ایک شعر میں اس اَمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ع

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، حصّہ اوّل، صـ۳۴۳۔

(۲) پ ۱٤، الحجر: ۳۰، ۳۱.

ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے

خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر![1]

قرآن پاک میں اللہ رب العالمین نے اس واقعہ کا یوں تذکرہ فرمایا: ﴿وَ اِذِ اسۡتَسۡقٰی مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبۡ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا﴾[2] "جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا، تو ہم نے فرمایا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو! فوراً اس میں سے بارہ ۱۲ چشمے بہہ نکلے!"۔

معراج کی شب مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں سے آگے سِدرۃُ المنتہیٰ، بلکہ لامکاں تشریف لے گئے، ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اَمر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: ع

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰ سے مجھے

کہ عالمِ بَشریت کی زَد میں ہے گردُوں![3]

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" ضربِ کلیم، ص۵۰۰۔

(۲) پ ۱، البقرة: ٦٠.

(۳) "کلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، حصہ دُوم، ص۳٦۱۔

ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر اس آیتِ مبارکہ کی ترجمانی میں ایک کوشش ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾[1]

"پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے (محبوب محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) لے گیا"۔

رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانثار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بہت پیار و محبت سے رہتے، ایک دوسرے کے لیے نرمی و شفقت کا مُظاہرہ کرتے، اور اپنا وقت عبادتِ الٰہی میں گزارتے تھے، لیکن انہی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا واسطہ جب میدانِ جنگ میں کفّار و مشرکین سے پڑتا، تب یہ حضرات اُن پر عذابِ الٰہی کی طرح نازل ہوتے، انہیں گاجر مُولی کی طرح کاٹتے، اور نصرتِ الٰہی سے فتحیاب ہوتے۔ ان کی کفّار و مشرکین سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ اس بات کا بھی خاص خیال رکھتے، کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھونے پائے، اور نہ ہی ان کا کپڑا کسی کافر کے کپڑے سے لگنے پائے[2]، ڈاکٹر محمد اقبال نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی باہمی محبت، اور کفّار و مشرکین سے نفرت کو اَشعار کا جامہ پہناتے ہوئے فرمایا: ؎

---

(١) پ١٥، بني إسرائيل: ١.

(٢) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٦، سورۂ فتح، زیرِ آیت: ٢٩، صـ٩٤٦۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن![1]

ڈاکٹر محمد اقبال کا یہ شعر درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا﴾[2] "محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے (صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم) کافروں پر سخت ہیں، اور آپس میں نرم دل، تم انہیں دیکھو گے رُکوع کرتے، سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل ورِضا چاہتے ہیں!"۔

اقبال کی شاعری اور عشقِ رسول

حضراتِ گرامی قدر! ڈاکٹر محمد اقبال رحمہ اللہ تعالی علیہ کا شمار اُن خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جو عشقِ رسول کی چاشنی سے آگاہ تھے، آپ رحمہ اللہ تعالی علیہ کو سرورِ کونین ﷺ کی ذات سے والہانہ عقیدت، محبت اور عشق تھا، حضور رحمتِ عالمیان ﷺ کا ذِکر سن کر ڈاکٹر محمد اقبال رحمہ اللہ تعالی علیہ پر رِقّت طاری ہو جاتی، اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو رَواں ہو

(۱) "کلیاتِ اقبال" ضربِ کلیم، مؤمن، ص۵۵۵۔
(۲) پ۲٦، الفتح: ۲۹.

جاتے، اگر یہ کہا جائے کہ عشقِ رسول ان کی زندگی کا سب سے گہرا اور پائیدار پہلو اور سرمایۂ حیات تھا، تو شاید بے جا نہ ہو گا!۔

ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاعری میں جا بجا عشقِ رسول کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے، چنانچہ ایک مقام پر اپنے عشق کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؏

نگاہِ عشق و مستی میں، وہی اوّل وہی آخِر
وہی قرآں، وہی فُرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ![1]

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ؏

عشقِ اُو سرمایۂ جمعیت است ہمچو خوں اندر عروقِ ملّت است
عشق در جان و نسَب در پیکر است رشتۂ عشق از نسَب محکم تر است![2]

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا عشق ہی ہمارے لیے یکجا رہنے کا سامان ہے، یہ عشق خون کی طرح ملّت کی رگوں میں دَوڑ رہا ہے، عشق جان میں اُتر جاتا ہے، اور نسَب صرف جسم تک محدود رہتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ عشق کا رشتہ نسَب کے رشتے سے زیادہ مضبوط ہے"۔

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، حصّہ دُوم، ص۳۶۰

(۲) "رموزِ بے خودی" لم یلِدْ ولم یولَدْ، ص۱۹۰۔

کلامِ اقبال اور پیغامِ انسانیت

حضراتِ ذی وقار! شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال کی شاعری کا ایک پہلو، اُس میں پایا جانے والا پیغامِ انسانیت بھی ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے رنگ و نسل اور ذات پات سے بالاتر ہو کر، اُمتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد، یکجہتی، اُخوّت، محبت اور بھائی چارے کا درس دیا، ان کی شاعری میں رَواداری اور انسان دوستی کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے، باہمی اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر اتحاد کا درس دیتے ہوئے، ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ع

ہوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نَوعِ انساں کو
اُخُوّت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا![1]

حضرت اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے غریبوں کا احساس کرنے، اور ان کی مدد کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ع

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا![2]

کلامِ اقبال اور یورپی تہذیب

حضراتِ گرامی قدر! شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال پہلے پہل یورپ کی ترقی سے بہت متاثر تھے، تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے انہیں ایک مہذّب قوم سمجھتے تھے، لیکن ۱۹۰۵ سے ۱۹۰۸ تک جب آپ انگلستان میں قیام پذیر رہے، تب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یورپ کے

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، طلوعِ اسلام، حصہ سوم، ص۳۰۱۔

(۲) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، بچے کی دعا، حصہ اوّل، ص۶۱۔

تہذیبی اِفلاسی کا بڑے قریب اور گہری و عمیق نظر سے مشاہدہ فرمایا، اور اس کی حقیقت جان لینے کے بعد اس قدر متنفر ہوئے، کہ زندگی بھر اُسے کڑی تنقید کا نشانہ بناتے رہے، یورپی تہذیب کی حقیقت بتاتے ہوئے ایک مقام پر حضرت اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ع

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہوگا
سُکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا
گزر گیا اب وہ دَور ساقی کہ چُھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں مے خانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہوگا
دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عِیار ہوگا[1]

کلامِ اقبال اور یورپی تہذیب کا مُعاشی نظام

عزیزانِ مَن! مفکرِ پاکستان ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یورپ کے مُعاشی نظام پر بھی کڑی تنقید فرمائی، اور اپنے اَشعار میں واضح طور پر اس امر کو آشکار کیا ہے، کہ یورپ کا سارا مُعاشی نظام یہودی سُود خوروں کے ہاتھوں میں ہے، جس کے باعث ان کی معیشت، سیاست اور مذہب پر یہودی غلبہ اور بالا دستی ہے، ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہود کے مکر و فریب اور سازشوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا: ع

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، مارچ ۱۹۰۷ء، حصّہ دُوم، صـ۱۶۳۔

تاک میں بیٹھے ہیں مدّت سے یہودی سُود خور
جن کی روباہی کے آگے ہیچ ہے زورِ پلنگ
خودبخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھیے پڑتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ[1]

کلامِ اقبال اور یورپ کے استعماری منصوبے

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا کلام، اس اعتبار سے بھی امتیازی حیثیت کا حامل ہے، کہ آپ نے اپنے اَشعار کے ذریعے اُمت کو یورپی استعماری منصوبوں سے آگاہ فرما، کرانہیں نہ صرف خبردار کیا، بلکہ اس کی حقیقت بھی بیان فرمائی۔ آپ کی نظم " لینن (خدا کے حضور) اس کی واضح مثال ہے، اس نظم میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ؏

وہ کونسا آدم ہے کہ تُو جس کا ہے معبود
وہ آدمِ خاکی کہ جو ہے زیرِ سماوات!
مشرق کے خداوند سفیدانِ فرنگی
مغرب کے خداوند درخشندہ فلزات!
یورپ میں بہت رَوشنیٔ علم وہُنر ہے

(۱) "کلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، یورپ، حصّہ دُوم، ص۴۹۴۔

حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظُلمات!

رعنائیِ تعمیر میں، رَونق میں، صفا میں
گرجوں سے کہیں بڑھ کے ہیں بنکوں کی عمارات!

ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جُوا ہے
سُود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات!

یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبُر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیم مُساوات!

بے کاری و عُریانی و مے خواری و اِفلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدَنِیّت کے فُتوحات!

چہروں پہ جو سرخی نظر آتی ہے سرِ شام
یا غازہ ہے، یا ساغَر و مینا کی کرامات!

کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ
دنیا ہے تری منتظر روزِ مُکافات![1]

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، لینن (خدا کے حضور)، حصّہ دُوم، ص۴۳۱ - ۴۳۳، ملتقطاً۔

کلامِ اقبال اور اُمتِ مسلمہ کا زوال

عزیزانِ محترم! ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب یہود ونصاریٰ کی اسلام مخالف سازشوں کو کامیاب ہوتا دیکھتے، تو مسلمانوں کی شان وشوکت اور عظمتِ رفتہ کو یاد کرکے بے حد دُکھی ہوا کرتے، اپنی ایک نظم "دنیائے اسلام" میں اس کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: ع

کیا سناتا ہے مجھے تُرک وعرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز وساز!
لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز!
ہو گئی رُسوا زمانے میں کُلاہِ لالہ رنگ
جو سراپا ناز تھے، آج ہیں مجبورِ نیاز!
لے رہا ہے مَے فروشانِ فرنگستان سے پارس
وہ مَے سرکش حرارت جس کی ہے مِینا گداز!
حکمتِ مغرب سے مِلّت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز!
ہو گیا مانندِ آب اَرزاں مسلماں کا لہو

مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز![1]

وطن سے متعلق اقبال کا نقطۂ نظر

حضراتِ گرامی قدر! شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وطن کی محبت میں بعض نظمیں تحریر فرما کر، وطن دوستی سے متعلق بھی اپنے لطیف جذبات کا اظہار کیا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک وطن سے غدّاری ناقابلِ مُعافی جُرم ہے، لیکن یورپی اَقوام میں وطن سے متعلق جو نظریہ پایا جاتا ہے، ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی اس کے شدید مخالف تھے، وہ ہرگز اس بات کے قائل نہیں تھے کہ وطن کو سیاسی تصوُر کے طور پر استعمال کیا جائے، اور اسے بُت کی طرح پوجا جائے۔ شاعرِ مشرق کے نزدیک وطن کی ایسی محبت دینِ اسلام کی عالمگیر رُوح کے مُنافی ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بصورتِ اَشعار اپنا نظریۂ وطنیت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؏

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے!
یہ بُت کہ تراشیدۂ تہذیب نوی ہے
غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبوی ہے![2]

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، دنیائے اسلام، حصّہ سوم، ص۲۹۰،۲۹۱۔

(۲) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، وطنیت، حصّہ سوم، ص۱۸۴۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے، کہ جہاں مذہب اور وطن دونوں کی بات آجائے، تو وہاں وطن پر مذہب کو ترجیح دی جانی چاہیے، لیکن آج کل کی سیکولر جُمہوریت (Secular Democracy) میں ایسا نہیں ہوتا، بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ کئی بڑے بڑے مذہبی ایشوز (Religious Issues) ہوئے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنائے گئے، انہیں غیرمسلموں نے سرکاری سرپرستی میں ٹی وی پر باقاعدہ نشر کیا، لیکن مسلم حکمرانوں نے ملکی اور ذاتی مفادات کے پیشِ نظر چُپ سادھ لی، بعض حکمرانوں نے اپنی عوام کے دباؤ پر برائے نام احتجاج تو ریکارڈ کروایا، لیکن مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے عالمی سطح پر کوئی قرار داد یا بِل منظور نہیں کروا سکے۔ اسی طرح دینِ اسلام کے نام پر بننے والے ملک پاکستان میں یہ دلخراش مناظر بھی دیکھنے کو ملے، کہ گستاخانِ رسول کو باعزّت بَری کرکے بیرونِ ملک روانہ کردیا گیا، اور ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پہرہ دینے والوں کو تختۂ دار پر لٹکایا گیا۔

اے کاش! ہم بانیانِ پاکستان قائدِاعظم محمد علی جناح اور شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہما جیسی اسلامی فکر رکھتے، اور اس ملک میں قرآن وسنّت کو عملی طور پر سپریم لاء (Supreme Law) بناکر اس کی پیروی کرتے۔

دعا

اے اللہ! ہم سب کو بانیانِ پاکستان جیسی اسلامی سوچ وفکر عطا فرما، شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال قدّس سرّہٗ کے تصوُرِ خودی کو سمجھنے اور اس پر عمل کا جذبہ عنایت فرما، ایک

بہترین اور دردِ دل رکھنے والا مسلمان بنا، اقبال کی طرح جذبۂ ایمانی قائم و زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد و اتّفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.